از عدالتِ عظمیٰ

رنگاناتھ پر میسور پنڈت راؤمالی و دیگر

بنام

ایکناتھ گجانن کلکرنی و دیگر

تاریخ فیصلہ: 12 جنوری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950: آرٹیکل 136

اپیل-نتیجہ حقائق-اہم شواہد پر غور نہ کرنا—اس طرح کی نتیجے میں مداخلت کی جاسکتی ہے۔

قانون وراثت:

شادی کی حقیقت-کا ثبوت - قانونی وارثوں کی طرف سے حکم امتناعی کا مقدمہ - آباؤ اجداد سے وراثت کی بنیاد پر جائیداد کا دعوی—آباؤ اجداد کی شادی کے بارے میں تنازعہ—شوہر اور بیوی کے طور پر ایک ساتھ رہنے کی حقیقت—اعتراف کے ذریعے تصدیق شدہ حقیقت-قرار پایا کہ جائز شادی کے بارے میں مفروضہ پیدا ہوتا ہے جب تک کہ اس کی تردید نہ کی جائے- قانونی وارث جو جائیداد کے حصول کے حقدار ہوتے ہیں۔

اپیل گزار-مدعیوں نے حکم امتناعی کی راحت کے لیے ایک مقدمہ دائر کیا جس میں یہ دعا کی گئی کہ مدعا علیہان کو مقدمے کی جائیدادوں پر ان کے پرامن قبضے میں رکاوٹ ڈالنے سے روکا جائے۔ ان کا مقدمہ یہ تھا کہ وہ P کے بیٹے تھے جنہوں نے S سے شادی کی تھی اور یہ کہ انہیں P اور مدعا علیہان G کے والد کے درمیان تقسیم کے نتیجے میں جائیداد متدعویہ وراثت میں ملی تھی۔ مدعا علیہان نے حکم امتناعی کے لیے مقدمہ بھی دائر کیا جس میں کہا گیا کہ اپیل گزار P کے قانونی وارث نہیں تھے کیونکہ وہ کسی سے شادی کیے بغیر مر گیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹرائل کورٹ نے مدعاعلیہ کا مقدمہ خارج کر دیا اور درخواست گزار کے مقدمے کا حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے حکم امتناعی منظور کر لیا۔ اس کے نتائج یہ تھے کہ (i) اپیل گزاروں نے ثابت کیا تھا کہ S جو P کی بیوی تھی اور اس کی تصدیق مدعاعلیہ نمبر 1 کے اس اعتراف سے ہوئی کہ P,S کے ساتھ رہ رہا تھا۔ اور (ii) اپیل کنندگان P کے واحد قانونی وارث ہونے کی وجہ سے ایسی جائیداد کے حقدار تھے جو ان کے مسلسل قبضے میں تھی۔

پہلی اپیلٹ عدالت نے ٹرائل کورٹ کے نتائج کو الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ (i)P اور S کے درمیان شادی کا کوئی ثبوت نہیں ہے حالانکہ دونوں ایک ساتھ رہ رہے تھے؛ اور (ii) صرف شوہر اور بیوی کے طور پر ایک ساتھ رہنا اس مفروضے کو جنم نہیں دیتا ہے کہ ان کی شادی قانونی اور درست تھی؛ ایسا مفروضہ اس صورت میں پیدا ہوگا جب شادی کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے ریکارڈ پر ثبوت موجود ہوں۔ دوسری اپیل میں عدالت عالیہ نے پہلی اپیلٹ کورٹ کے نتیجے کی توثیق کی۔ نتیجتاً اپیل گزاروں کو اس راحت کا حقدار نہیں ٹھہرایا گیا جس کے لیے درخواست کی گئی تھی۔

اس عدالت میں اپیل میں یہ دلیل دی گئی کہ دونوں اپیلٹ عدالتوں نے پی اور ایس کے درمیان جائز شادی کے مفروضے پر انحصار نہ کرنے میں غلطی کی-ایک ایسی حقیقت جسے مدعاعلیہ نے تسلیم کیا تھا۔

جواب دہندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ذیل میں دو عدالتوں کے ذریعے اخذ کردہ حقائق کے نتائج میں آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت مداخلت نہیں کی جانی چاہیے۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اس میں کوئی شک نہیں کہ نچلی اپیلٹ عدالت یا عدالت عالیہ کی طرف سے حقائق کے سوال پر اخذ کردہ نتیجہ آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت کی طرف سے عام طور پر مداخلت نہیں کرتا ہے۔ لیکن اگر اس طرح کے نتائج کو کسی اہم ثبوت پر غور نہ کرنے یا مخالف کے اعتراف سے درج کیا جاتا ہے، تو یہ عدالت زیر بحث نتائج میں مداخلت کرنے میں مکمل طور پر جائز ہوگی۔

2. اس معاملے میں مستقل ثبوت یہ ہے کہ پی اور ایس طویل سالوں سے ایک ساتھ رہ رہے تھے کیونکہ شوہر اور بیوی اور مدعی نمبر 1 ان کا بیٹا ہے۔ مدعاعلیہ نے مذکورہ بالا حقیقت کو بھی تسلیم کیا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

لیکن دعوی کیا کہ P اور S کے درمیان کوئی جائز شادی نہیں ہوئی تھی۔ ایک قانونی مفروضہ پیدا ہوتا ہے، حالانکہ مفروضہ قابل تردید ہے اور مدعا علیہ نے اس مفروضے کی تردید نہیں کی ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ ریکارڈ کرنے میں قانون کی غلطی کی کہ یہ مفروضہ صرف اس صورت میں پیدا ہوگا جب شادی کی حقیقت ثابت ہو جائے۔ اگر شادی کی حقیقت ثابت ہو جاتی ہے تو مفروضہ اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف زیریں اپیلٹ عدالت محض قیاس آرائی کے میدان میں داخل ہوئی ہے اور اس نکتے پر متعلقہ اور مادی شواہد پر غور کیے بغیر ٹرائل جج کے فیصلے میں مداخلت کر کے قیاس آرائی کرتی ہے۔ پی اور ایس کے تعلقات کے سوال پر ان دونوں عدالتوں کے ذریعے اخذ کردہ نتائج کو قانون میں برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اپیل کنندگان جو S کے ذریعے P سے پیدا ہوئے ہیں، وہ P کی جائیداد کے قانونی وارث ہیں اور مذکورہ جائیداد کے جانشین ہوں گے۔

ایس۔ پی۔ ایس۔ بالا سبرامنیم بنام سروتیان، [1994] 1 ایس۔ سی۔ سی 460، حوالہ دیا گیا۔

3. ٹرائل کورٹ کی طرف سے اپیل گزاروں کے حق میں ثبوت اور قبضے کے نتیجے پر غور کرنے کے بجائے نچلی اپیلٹ کورٹ نے صرف اس فیصلے کو الٹ دیا جب یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ پی کے قانونی وارث نہیں ہیں۔ نچلی اپیلٹ کورٹ یا عدالت عالیہ کی طرف سے قبضے کے ثبوت پر کوئی غور نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق، حکم امتناعی کی راحت کا فیصلہ کرنے کے لیے شواہد اور قبضے کے سوال پر نتائج پر نظر ثانی کے لیے معاملہ نچلی اپیلٹ عدالت کو بھیج دیا جاتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1651-52، سال 1996۔

ایس اے نمبر 209 اور 210، سال 1994 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 21.7.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس۔ ایم۔ جادھو۔

جواب دہندگان کے لیے آئی جی شاہ، مس منجولا گپتا، مکرند ڈی ادکر، ایس ڈی سنگھ اور اعجاز مقبول۔

عدالت کا فیصلہ جی بی پٹنائک، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ وہ مدعی ہیں جنہوں نے احمد نگر ضلع کے جونیئر ڈویژن کے کورٹ آف سول جج میں مدعاعلیہان کے خلاف حکم امتناعی کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ مذکورہ مقدمہ مقدمہ نمبر 200، سال 1985 کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ یہ الزام لگایا گیا تھا کہ مشترکہ آباؤ اجداد بھانوداس کے دو بیٹے پنڈت راؤ اور گجانن تھے۔ مدعی شونتا بائی کے ساتھ اس کی شادی سے پنڈت راؤ کے بیٹے ہیں اور مدعاعلیہان گجانن کے بیٹے ہیں۔ مدعیوں کا مزید معاملہ یہ تھا کہ پنڈت راؤ اور گجانن کے درمیان ایک درخواست تھی اور گاؤں کونگونی میں 3.18 ہیکٹر پر محیط جائیداد متدعویہ پنڈت راؤ کے وارثوں کو الاٹ کر دی گئی تھی۔ پنڈت راؤ کا 1976 میں انتقال ہو گیا اور وہ اپنے پیچھے اپنے بیٹوں، مدعیوں اور بیوہ شیونتا بائی کو چھوڑ گئے۔ شیونتا بائی کا 1977 میں انتقال ہو گیا اور اس کے بعد مدعیوں کے پاس مقدمے کی جائیداد متدعویہ کا مسلسل قبضہ ہے۔ تاہم مدعاعلیہان اِنتقال کے ذریعے ریونیو ریکارڈ میں اپنے نام درج کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ اِنتقال کے مذکورہ حکم کے خلاف مدعیوں نے اپیل کو ترجیح دی اور اپیلٹ اتھارٹی نے مدعاعلیہان کے حق میں اِنتقال کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ لیکن پھر بھی مدعا علیہان نے مدعیوں کے قبضے میں رکاوٹ ڈالنے کے بعد، مدعیوں نے حکم امتناعی میں راحت کی درخواست کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا تاکہ مدعاعلیہان کو مدعیوں کے پرامن قبضے میں رکاوٹ ڈالنے سے روکا جائے۔ مدعاعلیہان نے شکایت میں کیے گئے دعووں کی تردید کرتے ہوئے جواب دعویٰ دائر کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ مدعی پنڈت راؤ کے قانونی وارث نہیں ہیں، انہوں نے یہ موقف بھی اختیار کیا کہ جائیداد مدعی کی آبائی ملکیت نہیں ہے جیسا کہ الزام لگایا گیا ہے اور مدعی کبھی بھی اس کے قبضے میں نہیں ہیں۔ مدعاعلیہان کے مطابق وہ پنڈت راؤ کے بھائی کے بیٹے ہونے کے ناطے واحد قانونی وارث ہیں اور کہا کہ پنڈت راؤ کسی جسم سے شادی کیے بغیر مر گیا تھا۔ ان استدعاوں پر فاضل ٹرائل جج نے تین مسائل وضع کیے اور درج ذیل نتائج درج کیے:

(1) مدعی نے اس حقیقت کو ثابت کیا ہے کہ شیونتا بائی پنڈت راؤ کی بیوی ہیں جس کی تصدیق مدعاعلیہ نمبر 1 کے اعتراف سے ہوتی ہے کہ شیونتا بائی پنڈت راؤ کے ساتھ رہ رہی تھیں اور جب وہ بیمار تھے تو وہ ان کی دیکھ بھال کر رہی تھیں۔

(2) مدعی شیونتا بائی کے بیٹے ہیں جو پنڈت راؤ سے پیدا ہوئے ہیں۔

(3) مدعی پنڈت راؤ کے قانونی وارث ہیں اور اس جائیداد پر دعوی کرنے کے حقدار ہیں جو پنڈت راؤ اور مدعاعلیہان کے والد کے درمیان تقسیم پر پنڈت راؤ کے پاس آئی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(4) متنازعہ جائیداد پنڈت راؤ کی علیحدہ ملکیت ہونے کی وجہ سے مدعی اس کے واحد وارث ہیں۔ مدعی نمبر 1 وستی کھڑا کر کے رقبہ متدعویہ میں رہ رہا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ پنڈت راؤ کی موت کے بعد مدعیوں کے پاس رقبہ متدعویہ کا مسلسل قبضہ ہے۔

ان نتائج کے ساتھ، مقدمے کا فیصلہ اس اعلان کے ساتھ کیا گیا کہ مقدمے کی زمین پنڈت راؤ کی ہے، مدعیوں اور مدعیوں کے والد قانونی وارث ہیں اور مدعاعلیہان کو مقدمے کی زمین پر مدعیوں کے پرامن قبضے میں رکاوٹ ڈالنے سے روک دیا گیا تھا۔

مذکورہ مقدمے میں مدعاعلیہان نے حکم امتناعی کے لیے مقدمہ بھی دائر کیا تھا جسے دیوانی مقدمہ نمبر 22، سال 1985 کے طور پر درج کیا گیا تھا اور اس کے مطابق مذکورہ مقدمہ خارج کر دیا گیا تھا۔ دونوں فیصلوں کے خلاف دو اپیلوں کو ترجیح دی گئی جو دیوانی اپیل نمبر 88 / 199 اور دیوانی اپیل نمبر 88 / 200 کے طور پر درج کی گئی تھیں۔ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے ٹرائل جج کے نتائج اور نتیجے کو الٹ دیا اور ان اپیلوں کی اجازت دی۔ اپیلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ پنڈت راؤ اور شیو نتا بائی کے درمیان شادی کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے حالانکہ شیو نتا بائی پنڈت راؤ کے ساتھ رہ رہی تھی اور ان دونوں کے ناجائز تعلقات تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ محض شوہر اور بیوی کے طور پر ایک ساتھ رہنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ ان کی شادی قانونی اور جائز ہے اور اس لیے رنگاناتھ ودیگران، ریگولر دیوانی مقدمہ نمبر 200، سال 1985 میں مدعی متوفی پنڈت کی جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار نہیں ہیں۔ نچلی اپیلٹ عدالت مزید اس نتیجے پر پہنچی کہ چونکہ دیوانی مقدمہ نمبر 200، سال 1995 میں مدعی پنڈت راؤ کی جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار نہیں ہیں، اس لیے حکم امتناعی کی استدعا منظور نہیں کی جا سکتی تھی۔ ان نتائج کے ساتھ دونوں مقدمات کے فیصلے اور ڈگری کو الٹ دیا گیا اور اپیلوں کی اجازت دے دی گئی، اس معاملے کو عدالت عالیہ میں دوسری اپیل میں پیش کیا گیا، جو دوسری اپیل نمبر 209، سال 1994 اور 210، سال 1994 کے طور پر درج کی گئی تھی۔ دوسری اپیلٹ عدالت نے فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سے اتفاق کیا اور فیصلہ دیا کہ چونکہ شیو نتا بائی ذات پات کے لحاظ سے 'مالی' تھی جبکہ پنڈت 'برہمن' اور تھے ان کے درمیان کوئی شادی نہیں تھی اور شیو نتا بائی کو اس کی حرم قرار دیا جانا چاہیے اور نچلی اپیلٹ عدالت نے صحیح فیصلہ دیا کہ شادی کی حقیقت ثابت نہیں ہوئی تھی۔ شیو نتا بائی اور پنڈت راؤ کے درمیان جائز شادی کے مفروضے کے حوالے سے اس حقیقت سے کہ وہ مسلسل اور طویل عرصے سے شوہر اور بیوی کے طور پر ایک ساتھ رہ رہے ہیں، دلیل کو خارج کرتے ہوئے دوسری اپیلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ اس

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طرح کا مفروضہ تب پیدا ہو گا جب شادی کی حقیقت اور حرم کے ساتھ شوہر اور بیوی کے طور پر ساتھ رہنے کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے ریکارڈ پر ثبوت موجود ہوں لیکن چونکہ شادی کی حقیقت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس لیے اس مفروضے کی طرف راغب ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ نتیجتاً دوسری اپیلٹ عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے صحیح طور پر فیصلہ دیا کہ مدعاعلیہان اپنے مقدمہ نمبر 22، سال 1985 پر حکم امتناعی کے حقدار ہیں اور بالآخر فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے اور ڈگری کی تصدیق کی گئی۔ یہ دوسری اپیلٹ عدالت کے اس فیصلے اور ڈگری خلاف ہے، خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل کی ہدایت کی جاتی ہے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ نچلی اپیلٹ عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے ایک جائز شادی کے مفروضے پر انحصار نہ کر کے سنگین غلطی کی جب کہ تسلیم شدہ طور پر پنڈت راؤ اور شیونتا بائی طویل سالوں تک شوہر اور بیوی کے طور پر ساتھ رہے اور کہا کہ مدعاعلیہان نے حقیقت کو تسلیم کیا۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ مدعاعلیہ کی طرف سے اس اعتراف پر غور نہ کرنا پنڈت راؤ اور شیونتا بائی کے درمیان تعلقات کے سوال پر حتمی نتیجے کو خراب کرتا ہے۔ اس کے مطابق انہوں نے دعوی کیا کہ مذکورہ نتیجہ الٹ دیا جا سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں ریگولیر دیوانی مقدمہ نمبر 200، سال 1985 میں مدعیوں کو پنڈت راؤ اور شیونتا بائی کا قانونی وارث ہونا چاہیے۔ دوسری طرف مدعاعلیہان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ نچلی اپیلٹ عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے غور کیا اور ریکارڈ کیا کہ پنڈت راؤ اور شیونتا بائی کے درمیان کوئی جائز شادی نہیں تھی، اس عدالت کے لیے آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اختیارات کا استعمال کرنا مناسب نہیں ہو گا کہ وہ دونوں عدالتوں کے نتیجے میں مداخلت کرے اور اس لیے دونوں نچلی عدالتوں کا فیصلہ اور ڈگری مداخلت سے مستثنیٰ ہیں۔

فریقین کے حریف موقف کے پیش نظر غور کے لیے جو پہلا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا محض اس وجہ سے کہ شادی کی حقیقت قائم نہیں ہوئی ہے، کیا یہ نچلی اپیلٹ عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے لیے بھی کھلا تھا کہ وہ ٹرائل جج کے فیصلے کو کالعدم قرار دے، جس کا نتیجہ نہ صرف شوہر اور بیوی کے طور پر ایک ساتھ رہنے کی حقیقت سے پیدا ہونے والے مفروضے کی قانونی حیثیت پر مبنی تھا بلکہ مدعاعلیہ نمبر 1 کے اس اعتراف پر بھی مبنی تھا کہ شیونتا بائی پنڈت کے ساتھ گاؤں کے واڈا میں طویل سالوں سے رہ رہی تھی اور مدعی نمبر 1 شیونتا بائی کا بیٹا ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ نچلی اپیلٹ عدالت یا عدالت عالیہ کی طرف سے حقائق کے سوال پر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آنے والا نتیجہ عام طور پر آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت کی طرف سے مداخلت نہیں کرتا ہے۔ لیکن اگر اس طرح کے نتائج کو کسی اہم ثبوت پر غور نہ کرنے یا مخالف کے اعتراف سے درج کیا جاتا ہے، تو یہ عدالت زیر بحث نتائج میں مداخلت کرنے میں مکمل طور پر جائز ہوگی۔ ہاتھ میں موجود معاملے میں، مستقل ثبوت یہ ہے کہ پنڈت راؤ اور شیو نتا بائی طویل عرصے سے ایک ساتھ رہ رہے تھے کیونکہ شوہر اور بیوی اور مدعی نمبر 1 ان کا بیٹا ہے اور مدعا علیہ نے بھی مذکورہ حقیقت کو تسلیم کیا لیکن دعوی کیا کہ پنڈت راؤ اور شیو نتا بائی کے درمیان کوئی جائز شادی نہیں ہوئی تھی، ایک قانونی مفروضہ پیدا ہوتا ہے، حالانکہ یہ مفروضہ قابل تردید ہے اور مدعا علیہ نے اس مفروضے کی تردید نہیں کی ہے۔ اس عدالت نے ایس پی ایس بالا سبرامنیم بمقابلہ سروتیان،[1994]1 ایس سی سی 460 کے معاملے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ اگر کوئی مرد اور عورت شوہر اور بیوی کی حیثیت سے طویل عرصے تک ایک ساتھ رہتے ہیں تو دونوں کے درمیان شادی کی قانونی حیثیت کا قانون میں مفروضہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ مفروضہ قابل تردید ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ ریکارڈ کرنے میں قانون کی غلطی کی کہ یہ مفروضہ صرف اس صورت میں پیدا ہوگا جب شادی کی حقیقت ثابت ہو جائے۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر شادی کی حقیقت ثابت ہو جائے تو مفروضہ اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف زیریں اپیلٹ عدالت محض قیاس آرائی کے میدان میں داخل ہوئی ہے اور اس نکتے پر متعلقہ اور مادی شواہد پر غور کیے بغیر ٹرائل جج کے فیصلے میں مداخلت کرکے قیاس آرائی کرتی ہے۔ اس معاملے کے پیش نظر نچلی اپیلٹ عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی طرف سے پنڈت راؤ اور شیو نتا بائی کے تعلقات کے سوال پر اخذ کردہ نتائج کو قانونی طور پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ ہماری سمجھی جانے والی رائے میں اس تسلیم شدہ حقیقت پر ایک قانونی مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ شوہر اور بیوی کے طور پر ایک ساتھ رہ رہے تھے اور مذکورہ مفروضہ خارج نہیں کیا گیا ہے۔ ہم اس کے مطابق عدالت عالیہ کے نتائج کے ساتھ ساتھ اس معاملے پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے نتائج کو بھی ایک طرف رکھ دیں گے اور اس معاملے پر ٹرائل جج کے فیصلے کو بحال کریں گے اور یہ مان لیں گے کہ شیو نتا بائی پنڈت راؤ کی بیوی تھی اور مدعی جو شیو نتا بائی کے ذریعے پنڈت راؤ سے پیدا ہوئے تھے، وہ پنڈت راؤ کی جائیداد کے قانونی وارث ہیں اور مذکورہ جائیداد کے جانشین ہوں گے۔

غور کے لیے اگلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ٹرائل کورٹ کی طرف سے مدعیوں کے حق میں دی گئی حکم امتناعی کی استدعا کو نچلی اپیلٹ عدالت نے الٹ دیا ہوتا؟ نچلی اپیلٹ عدالت کے فیصلے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ٹرائل کورٹ کے ذریعے مدعی کے حق میں ثبوت اور قبضے کے نتیجے پر غور

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرنے کے بجائے نچلی اپیلٹ عدالت نے محض اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد فیصلے کو الٹ دیا کہ مدعی پنڈت راؤ کے قانونی وارث نہیں ہیں۔ درحقیقت نچلی اپیلٹ عدالت یا عدالت عالیہ کے ذریعے قبضے کے ثبوت پر کوئی غور نہیں کیا جاتا ہے۔ معاملے کے اس تناظر میں اس عدالت کے لیے یہ مناسب نہیں ہوگا کہ وہ آخر کار سوال کو ختم کرے اور دوسری طرف اس معاملے کو نچلی اپیلٹ عدالت میں بھیجنا مناسب ہوگا۔ مذکورہ بالا حالات میں عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج احمد نگر کے فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ شیونتا بائی کے پنڈت راؤ کی بیوی ہونے اور مدعی پنڈت راؤ کے قانونی وارث ہونے کا سوال ختم ہو گیا ہے اور اسے دوبارہ نہیں کھولا جائے گا۔ لیکن نچلی اپیلٹ عدالت حکم امتناعی کی راحت کا فیصلہ کرنے کے لیے قبضے کے سوال پر شواہد اور نتائج پر نظر ثانی کرے گی۔

اپیلوں کی اجازت مذکورہ بالا ہدایات کے ساتھ دی جاتی ہے۔ دو اعتراض شدہ دوسری اپیل نمبر 94/209 اور 94/210 کو سماعت کا موقع دینے کے بعد، اوپر کیے گئے مشاہدات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، قانون کے مطابق اپیلوں کے فیصلے کے لیے نچلی اپیلٹ عدالت کو واپس بھیج دیا جاتا ہے۔ فریقین اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document